الاٰیات البیّنات علی ترک الجماعة للمؤمنات

عورتوں کا نماز کے لئے مسجد جانا

اس رسالہ میں عورتوں کا مسجد میں نماز کے لئے جانا کیسا ہے؟ اس موضوع پر احادیث اور حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے چند آثار مع مکمل حوالجات جمع کئے ہیں، جن سے معلوم ہوگا کہ آپ ﷺ اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے عورتوں کا مسجد میں جانا پسند نہیں فرمایا، اوراس کی ترغیب دی کہ عورتیں گھر میں نماز ادا کریں۔ مقدمہ میں کچھ مفید باتیں بھی ذکر کی گئی ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

مقدمہ......عورت بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلے

الحمد لله و کفی ، و سلام علی عباده الذین اصطفی ، اما بعد !

اسلام کا فطری اور عقل میں آنے والا مزاج یہ ہے کہ عورت بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلے، اور کسی ضرورت سے نکلنا بھی پڑے تو پردہ کا اہتمام' سادہ کپڑا پہنا ہو' خوشبو سے پرہیز' راستہ کے ایک طرف کو چلے' مرد سے اختلاط نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ شرائط خود اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حتی الامکان عورت گھر میں رہے۔ اور جاہلیت اولیٰ کی طرح باہر نکلنے پر ﴿ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی ﴾ کا اعلان قیامت تک کے لئے قرآن کریم میں کر دیا گیا۔ (سورۂ احزاب، آیت نمبر:۳۳)

آیت کا ترجمہ ہے: اور اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو، اور (غیر مردوں کو) بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو، جیسا کہ پہلی جاہلیت میں دکھایا جاتا تھا۔

'پہلی جاہلیت' سے اشارہ ہے کہ ایک جاہلیت آخر میں بھی آنے والی ہے

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے اس آیت کے تحت بڑی عمدہ بات تحریر فرمائی ہے کہ:

پہلی جاہلیت سے مراد آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پہلے کا زمانہ ہے جس میں عورتیں بے حیائی کے ساتھ بناؤ سنگھار غیر مردوں کو دکھاتی پھرتی تھیں۔ اور ''پہلی جاہلیت'' کے لفظ سے اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ایک جاہلیت آخر میں بھی آنے والی ہے۔ اور کم از کم اس بے حیائی کے معاملے میں یہ جاہلیت ہماری آنکھوں کے سامنے اس طرح آ چکی ہے کہ اس نے پہلی جاہلیت کو مات کر دیا ہے۔ (آسان ترجمہ)

اسی لئے خود مردوں کی جماعت کی نماز کے لئے اس قدر تاکید آئی ہے کہ آپ ﷺ

نے ان گھروں کو آگ لگانے کا ارادہ فرمایا جہاں مرد ہوں اور جماعت کی نماز میں شریک نہ ہوں، مگر عورت اور بچوں کی وجہ سے اللہ کے رسول ﷺ نے اپنا ارادہ ملتوی فرمادیا۔

جماعت سے پیچھے رہنے والوں کے گھروں کو جلانے کا ارادہ

عن ابی هريرة رضی الله عنه : انّ رسول الله صلی الله علیه و سلم قال : والّذی نفسی بیده ! لقد هممتُ ان آمُر بحطبٍ لِیُحْطب ، ثم آمر بالصّلاة فیؤذَّن لها ، ثم آمر رجلا فیَؤُمَّ النّاسَ ، ثم اُخالِف الی رجال فاُحرِّق علیهم بُیوتَهم ، والّذی نفسی بیده ! لو یعلم احدُهم انه یجد عَرقًا سمینا ، أو مِرُمَاتین حسنَتیُنِ لَشهِد العشاءَ۔ (بخاری، باب فضل صلاة الجماعة ، رقم الحدیث:۶۴۴)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ! میں نے بالیقین ارادہ کیا تھا کہ میں سوختہ کے بارے میں حکم دوں کہ وہ جمع کیا جائے ، پھر نماز کا حکم دوں، پس اس کے لئے اذان کہی جائے ، پھر ایک شخص کو حکم دوں جو لوگوں کو نماز پڑھائے ، پھر میں ایسے لوگوں کی طرف جاؤں (جو جماعت میں حاضر نہیں ہوئے) پس میں ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ! اگر ان میں سے ایک جان لے کہ وہ گوشت سے بھری ہوئی ایک ہڈی یا دو اچھے کھر پائے گا تو وہ ضرور عشاء کی نماز میں آئے گا ،

تشریح :......آنحضور ﷺ نے جماعت سے پیچھے رہنے والوں کو ان کے گھروں سمیت جلانے کا ارادہ فرمایا تھا، پھر آپ ﷺ کو عورتوں اور بچوں کا خیال آیا، جب گھروں میں بند کر کے پیچھے رہنے والوں کو جلائیں گے تو عورتیں اور بچے بھی جل جائیں گے جبکہ ان کا کوئی قصور نہیں، اس لئے آپ ﷺ نے ارادہ ملتوی فرمادیا۔ ’’مسند احمد‘‘ میں اس کی

صراحت ہے۔(عمدۃ)

اور اگر عورتیں اور بچوں کو گھروں سے نکلنے کا موقع دیا جائے تو پیچھے رہنے والے بھی نکل جائیں گے، بیوی کا برقع پہن کر نکل جائیں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر جماعت میں آنا نہ فرض ہے' نہ واجب' اور نہ سنت، ورنہ عورتیں بھی اس سزا کی مستحق ہوتی۔(تحفۃ القاری ص ۵۰۷ ج ۲)

کسی حدیث میں عورتوں کو مسجد آنے کی ترغیب نہیں دی گئی

جماعت کی اس اہمیت کا تقاضا تو یہ تھا کہ عورتوں کو بھی مسجد میں آنے کی تاکید کی جاتی، اور ان کی حوصلہ افزائی ہوتی، اور فضائل بیان کئے جاتے، مگر کسی حدیث میں عورتوں کو مسجد آنے کی ترغیب نہیں دی گئی، اور شیخ الاسلام زکی الدین ابو محمد امام منذری رحمہ اللہ نے تو باب ہی یہ قائم فرمایا کہ:'' ترغیب النساء فی الصلاۃ فی بیتھن ولزومھا وترھیبھن من الخروج منھا ''۔یعنی یہ باب ہے اس بات کی ترغیب میں کہ عورتیں گھر میں نماز پڑھیں اور گھر سے نکلنے پر وعید کے بیان میں۔

بہت قابل غور بات ہے کہ خود رحمت عالم ﷺ موجود ہیں، مدینہ منورہ کا مبارک اور خیر کا زمانہ ہے، اللہ تعالی کی طرف سے وحی کا سلسلہ جاری ہے، اور آپ ﷺ مسجد میں اللہ تعالی کی ان آیات اور وحی غیر متلو کی تبلیغ واشاعت کا عظیم کام انجام دے رہے ہیں، پھر بھی عورتوں کو تعلیم دی جارہی ہے کہ تمہاری نماز گھر میں' اور اندھیری کوٹھری میں بہتر ہے، اور آپ ﷺ کے پیچھے اور مسجد نبوی کی فضیلت کے باوجود ترغیب دی جارہی ہے کہ عورت مسجد میں شریک نہ ہو، اور اگر آنا ہی چاہے تو شرائط کا خاص اہتمام کرے کہ: میلی کچیلی آئے، خوشبو نہ لگائے، اندھیرے میں آئے، نماز کے بعد جلدی واپس چلی جائے، سجدہ

سے اٹھے تو نظر نیچی رکھے، مردوں سے اختلاط نہ کرے، وغیرہ۔ پھر شوہر سے اجازت لے کر جائے، اور اجازت میں رات کا خاص ذکر کر کے بے پردگی سے بچانے کا خصوصی خیال رکھا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اگر تمہاری عورتیں رات میں تم سے مسجد جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اس کی اجازت دے دیا کرو۔ (بخاری، باب خروج النساء الی المسجد باللیل والغلس ، رقم الحدیث: ۸۶۵)

تشریح:......حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

''وکان اختصاص اللیل بذلک لکونہ استر ''یعنی حدیث میں رات کی قید اس لئے لگائی گئی کہ رات کا وقت عورتوں کے لئے زیادہ ساتر ہوتا ہے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں: ''ولا یخفی ان محل ذلک اذا امنت المفسدۃ منھن و علیھن ''یعنی رات میں بھی اس وقت عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت ہے جب ان کی جانب سے یا ان پر دوسروں کی جانب سے کسی طرح کے مفسدہ کا اندیشہ نہ ہو۔

(فتح الباری ص ۳۴۷ ج ۳)

آج کے پرفتن دور میں رات کو تو اور زیادہ خطرہ ہے کہ عورت کی عزت محفوظ رہے۔ اور محفوظ بھی ہو تو کیا ضمانت دی جاسکتی ہے کہ عورتیں ان شرائط کو پورا کریں گی جن کا احادیث مبارکہ میں ذکر ہے۔

آپ ﷺ کے دور مبارک کو ابھی زیادہ زمانہ نہیں گذرا کہ عورتوں کی حالت بدلنی شروع ہوئی، تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے نور بصیرت اور شان فقاہت سے وہ ارشاد فرمادیا جو قیامت تک کی عورتوں کے لئے درس عبرت ہے، آپ نے

فرمایا کہ: اگر آج رسول اللہ ﷺ ان باتوں کو دیکھ لیتے جو لوگوں نے اختیار کر رکھی ہیں تو عورتوں کو مسجد جانے سے ضرور روک دیتے، جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔ (بخاری، باب خروج النساء الی المساجد باللیل والغلس ، رقم الحدیث:۸۶۹)

یہ آپ ﷺ کی وفات کے تقریباً پچاس سال کے بعد کے حالات ہیں، اس لئے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وفات: ۱۷/رمضان المبارک ۵۸ ھ مطابق ۱۳/ جون ۶۷۸ ء میں ہوئی، جبکہ آپ کی عمر سرسٹھ (۶۷) سال تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی شرح میں علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ نے کتنا دل لگتا تبصرہ فرمایا ہے، فرماتے ہیں:

اس زمانہ کی وہ بدعات ومنکرات اور سر کے بالوں اور لباسوں میں وہ فیشن جو عورتوں نے ایجاد کی ہے- خاص کر مصر کی عورتوں نے- اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دیکھتیں تو نہایت شدت سے انکار کرتیں۔ منجملہ ان منکرات کے یہ ہیں: وہ عورتیں لباس فاخرہ پہن کر اور خوشبو لگا کر مٹکتی ہوئی مردوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہوئی' مردوں کے شانہ بشانہ (بسا اوقات) کھلے منہ بازاروں میں گھومتی رہتی ہیں۔ آخر میں فرماتے ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد حضور اکرم ﷺ کی وفات کے تھوڑے عرصہ بعد کا ہے، جب کہ اس زمانہ میں عورتوں کی آزادی اس زمانہ کی عورتوں کی آزادی ومنکرات کے مقابلہ میں ہزاروں حصہ بھی نہیں تھی، اندازہ لگایئے کہ اگر اس زمانہ کی عورتوں کی آزادی وفیشن پرستی دیکھتیں تو کیا حکم لگاتیں۔ (عمدۃ القاری ص ۲۳۰ ج ۳)

حضرت مولانا مفتی سید عبد الرحیم صاحب لاجپوری رحمہ اللہ علامہ عینی رحمہ اللہ کی بات نقل کر کے تحریر فرماتے ہیں کہ:

علامہ عینی رحمہ اللہ نویں صدی ہجری کی عورتوں کا یہ حال بیان فرمارہے ہیں، آج تو چودہویں صدی ہے، اس زمانہ کی عورتوں کی آزادی، بے حیائی، عریانی، وبے احتیاطی کی انتہا ہوچکی ہے، برقع ہی رخصت ہورہا ہے، اوراس کی جگہ قسم قسم کے فیشن ایبل لباس آچکے ہیں، اورپھر کھلے سر، کھلے منہ بازاروں میں گھومتی ہیں، ایسے پرفتن دور میں عورتوں کو مسجد اور عیدگاہ میں لانے کی کوشش کی جارہی ہے اور حضور اقدس ﷺ کے بابرکت زمانہ سے استدلال کیا جارہا ہے۔ عورتیں احتیاط کریں گی، نیچی نگاہ رکھیں گی، خوشبو، پاؤڈر سے احتراز کریں گی، اورفساق وفجار کی نگاہیں نیچی رہیں گی، اس کی گارنٹی کون دے سکتا ہے؟۔

(فتاوی رحیمیہ ص ٦٦ ج ٥)

حرمین شریفین کے متبرک مقامات پر بھی عورتیں جس طرح بے حیائی اور بے پردگی سے اورخوشبو میں لت پت ہوکر اورمردوں سے اختلاط کرکے آتی ہیں کون اس کا انکار کرسکتا ہے کہ یہ شریعت کے مزاج کے بالکل خلاف نہیں۔

اگر آج بھی خیر القرون کا وہ دور لوٹ آئے، اورمردوعورتوں میں صلاح وتقوی عام ہوجائے، اورکسی فتنہ کا خوف باقی نہ رہے، اورنماز سے اللہ تعالی کا خاص تعلق کے بجائے عورت کے اختلاط سے اس میں دوری کا اندیشہ نہ رہے، تو یقیناً مسجد جانے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ گویا عورت کو مسجد سے روکنے کا مسئلہ ممنوع لذاتہ نہیں ہے بلکہ ممنوع لغیرہ ہے۔

اس وقت برطانیہ کے ایک گونہ آزادانہ ماحول میں عوام تو عوام، علماء کی ایک جماعت بھی یہ کوشش کررہی ہے کہ عورتوں کو مسجدوں میں جانے کی اجازت دی جانی چاہئے، اوریہ مسئلہ صرف حنفی فقہ کا ہے کہ عورت مسجد میں نہ آئے۔ آپ ﷺ کے دور میں عورتیں مسجد میں آتی تھیں، اورآج بھی حرمین شریفین میں عورتوں کے آنے کا عام رواج ہے۔

اس لئے خیال آیا کہ اس موضوع پر چند احادیث اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے کچھ آثار جمع کروں، تا کہ مسئلہ کی صحیح نوعیت سامنے آئے کہ عورت کے مسجد میں جانے کا مسئلہ کوئی فقہ حنفی کا نہیں، بلکہ آپ ﷺ کی احادیث اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم سے فقہ حنفی کی بھر پور تائید ہوتی ہے۔

ایک ضروری وضاحت

آج کے دور میں تمام بڑے شہروں کے بعض بعض محلوں میں، اور عام قصبات کی کوئی ایک مسجد ایسی ضرور ہونی چاہئے، اور خاص طور پر ایسی مساجد جو ٹاؤن اور بازار میں واقع ہیں، کہ وہاں عورتوں کے لئے مستقل نظام ہو کہ مستورات جا کر نماز ادا کرسکیں، کوئی ضروری نہیں کہ جماعت کا اہتمام ہو، اپنی علیحدہ یا جماعت کے ساتھ بھی نماز پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکیں، اس لئے کہ یہاں سردی کے موسم میں جبکہ دن بہت چھوٹا ہوتا ہے، اگر کوئی عورت ٹاؤن میں آئے تو یقیناً اس کے لئے نماز کا مسئلہ مشکل ہو جاتا ہے، اس لئے اس قدر سختی بھی نہیں ہونی چاہئے کہ شریعت کی دی ہوئی رخصت پر بھی عمل نہ کیا جائے، ہاں شرائط اور قوانین کا اہتمام ضرور کیا جانا چاہئے۔

بعض ایسے واقعات ہوئے کہ عورتوں کے لئے سفر میں یا شوپنگ میں نماز کی ادائیگی ایک مستقل مسئلہ بن گئی، اور انہیں کسی کے گھر میں دستک دے کر نماز کی اجازت لینی پڑی۔ اور کسی کے گھر میں جا کر نماز کی ادائیگی سے بہتر ہے کہ بعض مساجد میں اس کا انتظام کیا جائے تا کہ کسی کو اعتراض کا موقع بھی نہ ملے۔

اللہ تعالی اس مختصر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

عورت کی نماز گھر کے اندر کی کوٹھری میں افضل ہے

(۱)......عن عبد الله رضی الله عنه : عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : صلوة المرأة فی بیتها افضل من صلا تها فی حجرتها ، وصلا تها فی مخدعها افضل من صلا تها فی بیتها ۔(ابوداؤد، باب التشدید فی ذلک ، رقم الحدیث:۵۷۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:عورت کی نماز گھر کے اندر (دالان) میں افضل ہے اس نماز سے جو صحن میں ہو، اوراس کی اندر کی کوٹھری میں نماز افضل ہے اس نماز سے جو دالان میں ہو۔

(۲)......عن ام سلمة رضی الله عنها قالت : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : صلوة المرأة فی بیتها خیر من صلا تها فی حجرتها ، وصلا تها فی حجرتها خیر من صلا تها فی دارها ، وصلوتها فی دارها خیر من صلوتها فی خارج ۔

(رواه الطبرانی فی الاوسط ، رقم الحدیث:۹۱۰۱، ورجاله رجال صحیح ، خلا زید بن مهاجر ۔
مجمع الزوائد ص۳۴ ج۲، باب خروج النساء الی المساجد ، رقم الحدیث:۲۱۰۸۔الترغیب الترهیب ص۱۴۱ ج۱، ترغیب النساء فی الصلاة فی بیتهن ولزومها وترهیبهن من الخروج منها۔
کنز العمال ، رقم الحدیث:۴۵۱۷۷)

ترجمہ:......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ:عورت کی نماز بند کوٹھری میں کمرہ کی نماز سے بہتر ہے،اور کمرہ کی نماز گھر (کے احاطہ) کی نماز سے بہتر ہے،اور گھر کے احاطہ کی نماز گھر سے باہر کی نماز سے بہتر ہے۔

(۳)......عن ابن مسعود رضی الله عنه : قال : صلوة المرأة فی بیتها افضل من

صلا تها فی حجرتها ' وصلا تها فی حجرتها افضل من صلا تها فی دارها ، وصلا تها فی دارها افضل من صلا تها فی سواها ، ثم قال : ان المرأة اذا خرجت استشرفها الشیطان۔

(رواه الطبرانی فی الکبیر ، ورجاله رجال صحیح ، رقم الحدیث:۹۴۸۲۔مجمع الزوائد ص۱۵۵ج۲، باب خروج النساء الی المساجد ، رقم الحدیث:۲۱۰۸)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ: عورت کی کوٹھری کی نماز دالان کی نماز سے بہتر ہے، اور دالان کی نماز گھر کے صحن کی نماز سے بہتر ہے، اور گھر کے صحن کی نماز اور جگہوں کی نماز سے بہتر ہے۔ پھر فرمایا کہ: بے شک عورت جہاں نکلی اور شیطان اس کی تاک میں لگا۔

ام حمید رضی اللہ عنہا کا سوال اور آپ ﷺ کی خواہش

(۴)......عن ام حمید امرأة ابی حمید الساعدی رضی الله عنهما ' عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لها : قد علمت انک تحبین الصلوة معی ' وصلا تک فی بیتک خیر من صلا تک فی حجرتک ' وصلا تک فی حجرتک خیر من صلا تک فی دارک ' وصلا تک فی دارک خیر من صلا تک فی مسجد قومک ' وصلا تک فی مسجد قومک خیر من صلوتک فی مسجدی ، فأمرت ' فبنی لها مسجد فی اقصی بیت فی بیتها ' واظلمه ، فکانت تصلی فیه حتی لقیت الله عز و جل ، اسناده حسن۔

(صحیح ابن خزیمہ ص۹۴ ج۲، باب خروج النساء الی المساجد ، رقم الحدیث:۱۶۸۹۔مسند احمد ص۵۱۵ ج۷، رقم الحدیث:۲۶۵۵۰۔کنز العمال ، رقم الحدیث:۲۰۸۷۰۔مجمع الزوائد ص۱۵۴ ج۲، باب خروج النساء الی المساجد ، رقم الحدیث:۲۱۰۶)

ترجمہ:......ام حمید رضی اللہ عنہا (نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! مجھے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کرنا بہت اچھا لگتا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں جانتا ہوں کہ تجھے میری اقتدا میں نماز ادا کرنا پسند ہے، لیکن اپنے خصوصی حجرہ میں تیرا نماز ادا کرنا اپنے عمومی حجرے میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے' اور اپنے حجرے میں نماز کی ادائیگی صحن میں ادائیگی سے بہتر ہے' اور گھر میں نماز کی ادائیگی محلّہ کی مسجد سے بہتر ہے' اور محلّہ کی مسجد میں نماز کی ادائیگی میری مسجد میں ادائیگی سے بہتر ہے۔

اس کے بعد ام حمید رضی اللہ عنہا نے اپنے مکان کے ایک اندھیرے کونے میں نماز کی جگہ منتخب کر لی اور مرتے دم تک اس پر کاربند رہیں۔

عورتوں کی سب سے اچھی مسجد ان کے گھر کا گوشہ ہے

(۵)......عن ام سلمة رضی الله عنها عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال : خیر مساجد النساء قعر بیوتهن ، اسناده حسن۔

(مسند احمد ص۲۹۷ ج۶، رقم الحدیث:۱۶۸۳۔ مستدرک حاکم ص۲۰۹ ج۱، رقم الحدیث:۷۵۶)

ترجمہ:......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کی سب سے اچھی مسجد ان کے گھر کا گوشہ ہے۔

(۶)......عن ام سلمة رضی الله عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت : خیر مساجد النساء قعر بیوتهن ، اسناده حسن۔

(صحیح ابن خزیمہ ص۸۱۳ ج۲، باب خروج النساء الی المساجد ، رقم الحدیث:۱۶۸۳)

ترجمہ:......آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ: عورتوں کی سب سے اچھی مسجد ان کے گھر کا گوشہ ہے۔

عورت کی پسندیدہ نماز وہ ہے جو گھر کی اندھیری کوٹھری میں پڑھی جائے

(۷)......عن عبد الله رضی الله عنه : عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : انّ احبّ صلوة المرأة الی اللّٰه فی اشد مکان فی بیتها ظُلمة۔

(صحیح ابن خزیمہ ص۸۱۶ ج۲، باب اختیار صلوة المرأة فی اشد مکان من بیتها ظلمة ، رقم الحدیث: ۱۶۹۱۔الترغیب و الترهیب ص۱۴۲ ج۱، ترغیب النساء فی الصلاة فی بیتهن ولزومها ، الخ)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کی سب سے پسندیدہ نماز جو وہ پڑھتی ہے وہ ہے جو گھر کی بہت اندھیری کوٹھری میں پڑھی جائے۔

(۸)......عن ابن مسعود رضی الله عنه قال : ما صلت امرأة من صلوة احبّ الی الله من أشد مکان بیتها ظلمة ۔

(الترغیب و الترهیب ص۱۴۲ ج۱، ترغیب النساء فی الصلاة فی بیتهن ولزومها وترهیبهن من الخروج منها۔مجمع الزوائد ص۱۵۶ ج۲، باب خروج النساء الی المساجد ، رقم الحدیث:۲۱۱۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ: عورت کی سب سے زیادہ محبوب نماز اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ نماز ہے جو اس نے بہت ہی اندھیری کوٹھری میں پڑھی ہو۔

عورت کی کوئی عبادت اپنی کوٹھری سے بہتر نہیں

(۹)......عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال : انما النساء عورة ' وان المرأة لتخرج من بیتها ' وما بها من بأس فیستشرفها الشیطان ' فیقول : انک لا تمرین باحد الا اعجبته ' وان المرأة لتلبس ثیابها ' فیقال : این تریدین ؟ فتقول:اعود مریضا

أو أشهد جنازة ' أو اصلی فی مسجد ' وما عبدت امرأة ربها مثل ان تعبده فی بیتها۔

(طبرانی کبیرص۱۸۵ج۹، رقم الحدیث:۸۹۱۴۔مجمع الزوائدص۱۵۶ج۲، باب خروج النساء الی المساجد ، رقم الحدیث:۲۱۱۸)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ:عورتیں پردہ کی چیز ہیں، اور بے شک عورت گھر سے ایسی حالت میں نکلتی ہے کہ اس کے نکلنے میں کوئی حرج نہیں ہوتا، پھر شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے، اوراس سے کہتا ہے کہ: تو جس کے سامنے سے گزرے گی' اسے اچھی لگے گی۔اور بے شک عورت لباس پہنتی ہے تو گھر والے پوچھتے ہیں کہ: کہاں کا ارادہ ہے؟ تو کہتی ہے:کسی بیمار کو دیکھنے جاتی ہوں' یا کسی جنازہ میں شریک ہوتی ہوں' یا مسجد میں نماز کے لئے جاتی ہوں،حالانکہ عورت کی کوئی عبادت اس سے بہتر نہیں کہ اپنی کوٹھری میں عبادت کرے۔

عورتوں کو مسجد سے نہ روکو مگر ان کا گھر ان کے لئے مسجد سے بہتر ہے

(۱۰)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لا تمنعوا نساء كم المساجد ، وبيوتهن خير لهن۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:عورتوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکو(مگر) ان کا گھر ان کے لئے (مسجد سے) بہتر ہے۔(ابوداؤد، باب ما جاء فی خروج النساء الی المسجد ، رقم الحدیث:۵۶۵)

اپنی عورتوں کو زیب وزینت کا لباس پہننے اور مسجد میں مٹکنے سے روک دو

(۱۱)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس فی المسجد ، اذا دخلتِ امرأة من مزنية ترفُلُ فی زينة لها فی المسجد ،

فقال النبی صلی الله علیه وسلم : یا ایها الناسُ انْهَوْا نساء کم عن لُبس الزینة والتّبختُر فی المسجد ، فان بنی اسرائیل لم یُلعنوا ' حتی لبس نساؤھم الزینة ' وتَبَخْتَرْن فی المساجد۔(ابن ماجہ ص۲۹۷، باب فتنة النساء ، رقم الحدیث:۴۰۰۱)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک مرتبہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے،اتنے میں قبیلۂ مزنیہ کی ایک عورت زیب وزینت کا لباس پہنے ہوئے مٹکتی (اتراتی) ہوئی مسجد میں آئی، حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی عورتوں کو زیب وزینت کا لباس پہننے اور مسجد میں مٹکنے سے روک دو، کیونکہ بنی اسرائیل پر لعنت نہیں کی گئی یہاں تک کہ ان کی عورتوں نے زیب وزینت کا لباس پہنا، اور مسجد میں مٹکنا شروع کردیا۔

عورتوں کو مسجد سے روک دیتے' جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں روکدی گئیں

(۱۲)......عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة رضی الله عنها قالت : لو ادرک النبیّ صلی الله علیه وسلم ما احدث النساء لمنعهنّ المسجد کما مُنعت نساء بنی اسرائیل ، قلت لعمرة : او منعن ؟ قالت : نعم۔

(بخاری ص۱۲۰ ج۱، باب انتظار الناس قیام الامام العالم ، رقم الحدیث:۸۶۹۔مسلم ص۱۸۳ ج۱، باب خروج النساء الی المساجد ، رقم الحدیث:۴۴۵)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: اگر آج رسول اللہ ﷺ ان باتوں کو دیکھ لیتے جو لوگوں نے اختیار کر رکھی ہیں تو عورتوں کو مسجد جانے سے ضرور روک دیتے ،جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔ میں نے عمرہ سے پوچھا: کیا ان کو منع کر دیا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

بنی اسرائیل کی عورتیں کیوں مسجد سے روک دی گئیں؟

(۱۳)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : كن نساء بنی اسرائیل یتخذن أرجُلًا من خشب يتشرَّفنَ للرجال فی المساجد ' فحرّم الله عليهنّ المساجد ' وسُلِّطت عليهنّ الحيضة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۹ ج۳، باب شهود النساء الجماعة ، رقم الحدیث:۵۱۱۴)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: بنی اسرائیل کی عورتیں لکڑی کے (مصنوعی) پاؤں بنایا کرتی تھیں، تاکہ مسجدوں میں مردوں کو جھانکیں، تو اللہ تعالی نے ان پر مسجدیں حرام کردیں (یعنی مسجدوں میں آنا ممنوع کردیا) اور حیض ان پر مسلط کردیا گیا۔

(۱۴)......عن بن مسعود رضی الله عنه قال : كان الرجال والنساء فی بنی اسرائیل يصلون جميعا ' فكانت المرأة لها الخليل ' تلبس القالبين تطول بهما لخليلها ' فأُلقی عليهنّ الحيض ، فكان ابن مسعود يقول : اخِّروهن حيث اخَّرهن الله ، فقلنا لابی بكر : ما القالبين ؟ قال : رفيصين من خشب۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۹ ج۳، باب شهود النساء الجماعة ، رقم الحدیث:۵۱۱۵)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: بنی اسرائیل کے مرد اور عورتیں ساتھ ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، جب کسی عورت کا کوئی یار (دوست) ہوتا تو وہ ''قالبین'' پہنا کرتی تھی تاکہ اونچی ہوکر وہ اپنے دوست کو دیکھا کرے تو اللہ تعالی نے ان عورتوں پر حیض مسلط کردیا۔

اسی لئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ: ان عورتوں کو پیچھے رکھو جس طرح اللہ تعالی نے انہیں پیچھے رکھا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ابوبکر سے پوچھا کہ

’’قالبین‘‘ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: لکڑی کے بنے ہوئے مصنوعی پاؤں۔
تشریح:......ان روایات سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو مساجد میں جانے سے روکنا قدیم سنت ہے۔(فیض الباری ص۴۸۶ ج۱۔انوار الباری ص۳۵۲ ج۱)

حیض بنی اسرائیل کی بیٹیوں پر، پھر’’علی بنی اسرائیل‘‘ کیوں فرمایا؟

اس حدیث پر ایک اشکال یہ ہے کہ حیض تو بنی اسرائیل کی بیٹیوں پر مسلط کیا گیا نہ کہ بیٹوں پر، پھر’’علی بنی اسرائیل‘‘ کیوں فرمایا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ: یہاں مضاف محذوف ہے، اور تقدیری عبارت یوں ہے:’’علی بنات بنی اسرائیل‘‘ اور اس پر آپ ﷺ کا ارشاد مبارک’’کتبه الله علی بنات بنی آدم‘‘ شاہد ہے۔

(عمدۃ القاری ص۳۹۷ ج۳)

حیض کی ابتدا تو حضرت حواء علیہا السلام سے شروع ہوئی، پھر یہاں بنی اسرائیل کی عورتوں کی طرف کیوں منسوب فرمایا؟

دوسرا اشکال یہ ہے کہ: حیض کی ابتدا تو حضرت حواء علیہا السلام سے شروع ہوئی، پھر یہاں بنی اسرائیل کی عورتوں کی طرف کیوں منسوب فرمایا؟ اس کے کئی جوابات ہیں:
(۱)......ان روایات میں کوئی تعارض نہیں، کیونکہ بنی اسرائیل کی عورتیں بنات آدم میں سے ہی ہیں۔ گویا بنات آدم لفظاً تو عام ہے، مگر اس سے مراد خاص بنی اسرائیل ہیں۔
(۲)......حیض کی ابتدا تو پہلے سے تھی، مگر بنی اسرائیل پر سزا کے طور پر اس کی مقدار بڑھادی گئی تھی، کیونکہ امام طبری رحمہ اللہ وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی بیوی کے متعلق اللہ تعالی کا ارشاد:﴿وامراته قائمة

فضحکت ﴾ کی تفسیر ''فحاضت'' سے کی ہے، اوراس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام کا زمانہ بنی اسرائیل کے زمانہ سے پہلے تھا۔ اسی طرح حاکم اور ابن المنذر رحمہما اللہ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ:

''ان ابتداء الحیض کان علی حواء بعد ان أھبطت من الجنة''۔

ترجمہ:...... بے شک حیض کی ابتدا حضرت حواء علیہا السلام سے ہوئی، جبکہ انہیں جنت سے زمین کی طرف اتارا گیا تھا۔ (فتح الباری ص ۵۲۷ ج ۱)

(۳)......ممکن ہے کہ کثرت عناد کی وجہ سے اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کی عورتوں کا حیض منقطع کر دیا ہوتا کہ ان کو اور ان کے شوہروں کو عناد کی سزا دی جائے، اور کچھ مدت اسی حال پر گزر جانے کے بعد اللہ تعالی نے ان پر رحم فرمایا ہو، اور پھر سے حیض کی عادت جاری کر دی ہو، کیونکہ اللہ تعالی کی حکمت و رحمت ہی کے تحت حیض وجود نسل کا سبب بنا ہے کہ جب عورتوں کے رحم میں حیض کی صلاحیت ہوتی ہے، وہی حمل کو قبول کرتی ہیں، اسی لئے چھوٹی عمر میں اور مایوسی کی عمر میں نہ حیض ہوتا ہے اور نہ حمل قرار پاتا ہے۔

(عمدۃ القاری ص ۳۷۹ ج ۳۔ لامع الدراری ص ۲۳۹ ج ۲۔ انوار الباری ص ۳۵۲ ج ۱۰)

(۴)......حیض کا وجود تو ابتداء ہی سے تھا، مگر مخصوص احکام سب سے پہلے اسرائیلی عورتوں پر نازل ہوئے۔ (ارشاد الساری ص ۵۳۳ ج ۱۔ لامع الدراری ص ۲۴۰ ج ۲۔ الکنز المتواری ص ۲۴۸ ج ۳۔ انوار الباری ص ۳۵۳ ج ۱۰۔ تفصیل کے لئے دیکھئے! کشف الباری، ص ۱۲۹، کتاب الحیض)

(۵)......حیض کا وجود تو ابتداء ہی سے تھا، مگر شدت اسرائیلی عورتوں سے شروع ہوئی۔ یعنی حیض سے تکلیف ہوتی ہے، عورتوں کا حسن و جمال ماند پڑ جاتا ہے۔ عورت تھک جاتی ہے۔

(ملخص از: تحفۃ القاری ص ۱۸۱ ج ۲)

(۱)......حیض کی ابتدا تو حضرت حواء علیہا السلام سے ہوئی یہ مرفوع روایت ہے، اور بنی اسرائیل سے ابتدا کی روایات مرفوع نہیں، بلکہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال ہیں:

''قال ابو عبد الله : وحديث النبی صلی الله عليه وسلم اكثر''۔

(بخاری، باب کیف کان بدء الحیض)

عورت کی اکیلی نماز جماعت کی نماز سے پچیس درجہ زیادہ اجر رکھتی ہے

(۱۵)......صلاة المرأة وحدها تفضل علی صلاتها فی الجمع بخمس و عشرين درجة۔(فیض القدیر شرح جامع الصغیر ص۲۹۳ ج۴، رقم الحديث:۵۰۹۲)

ترجمہ:......عورت کی اکیلی نماز جماعت کی نماز سے پچیس درجہ زیادہ اجر رکھتی ہے۔

خیر کے زمانہ میں بھی مرد مسجد میں جاتے تھے، اور عورتیں گھر میں رہتی تھیں

(۱۶)......حضرت اسماء بنت یزید بن السکن انصاریہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میں عورتوں کی جماعت کی نمائندہ ہو کر آئی ہوں کہ ان سب کی درخواست پیش کروں، اللہ تعالی نے آپ کو مردوں اور عورتوں سب ہی کے لئے بھیجا ہے اور مبعوث فرمایا ہے، لہذا ہم سب ایمان لے آئیں اور آپ کی اتباع کی، لیکن ہم سب عورت ذات ہیں، گھروں میں گھری ہوئی' پردہ کی پابند اور گھروں میں بیٹھے رہنا ہی ہمارا کام ہے۔ مرد اپنی خواہشات ہم سے پوری کرتے ہیں، اور ہم ان کی اولاد کے بوجھ بھی برداشت کرتی ہیں اور (باہر رہنے کی آزادی کی وجہ سے) مردوں کو جمعہ و جماعات و جنازہ کی شرکت کی وجہ سے نیکیاں اور فضائل ملتے رہتے ہیں، اور جب وہ جہاد میں جاتے ہیں تو ہم ان کے اموال و اولاد کی حفاظت بھی کرتی ہیں، تو کیا ایسی صورت میں ان کے اعمال مذکورہ سے اجر و ثواب میں ہمارا بھی حصہ ہوگا یا نہیں؟ آپ ﷺ نے حضرت اسماء رضی

اللہ عنہا کی درخواست سن کر صحابہ کی طرف متوجہ ہوکر سوال کیا کہ: کیا تم نے کسی عورت کی گفتگو اور سوال دین کے بارے میں اس سے بہتر کبھی سنا ہے؟ عرض کیا گیا: نہیں اے اللہ کے رسول! پھر آپ ﷺ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا:

''انصرفی یا اسماء ! وأعلمی من وراء ک من النساء ' ان حسن احداکن لزوجھا ' وطلبھا لمرضاتہ واتباعھا لموافقتہ ' یعدل کل ما ذکرت للرجال، فانصرفت اسماء وھی تھلل و تکبر استبشارا بما قال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم''۔

ترجمہ:......اسماء جاؤ اور سب عورتوں کو بتلادو کہ: اگر ان کا سلوک اپنے شوہروں کے ساتھ اچھا ہے' اور وہ ان کی مرضیات کی طلب وکوشش کرتی ہیں' اور ان کی اتباع وموافقت کی کوشش کرتی ہیں، تو یہ چیزیں ان عورتوں کو (آخرت کے مراتب کے لحاظ سے) ان مردوں کے برابر کردیں گی، جو وہ اعمال کرتے ہیں۔ یہ خوشخبری آپ ﷺ سے سن کر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا خوشی سے تکبیر اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) کہتی ہوئی واپس ہوئیں۔

(الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص ۲۳۷ ج ۴۔ کشف الباری ص ۱۳۳، کتاب الحیض)

تشریح:......اس واقعہ میں بھی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: مرد جماعت میں جمعہ میں شریک ہوتے ہیں، اور ہم عورتیں گھر میں رہتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ اس بہترین زمانہ میں بھی عورتیں زیادہ گھر میں رہتی تھیں۔ اور آپ ﷺ نے بھی ان سے ارشاد فرمایا: تمہیں ان کے اجر کا ثواب مل جائے گا فلاں فلاں عمل پر گھر ہی میں اللہ تعالی عطا فرمادیں گے، اور یہ نہیں فرمایا: تم بھی جماعت کی نماز اور جمعہ وغیرہ کے لئے جایا کروتا کہ تمہارا بھی اجر مردوں کے برابر ہوجائے۔

عورتوں کے لئے مسجد میں جانے کے شرائط

(۱)......عورت' مسجد جانا چاہے تو شوہر سے اجازت لے کر جائے

(۱۷)......عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : اذا استأذنت امرأةُ احدِکم فلا یمنعُها۔

(بخاری، باب استئذان المرأة زوجَها فی الخروج الی المسجد و غیره ، رقم الحدیث:۵۲۳۸)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری بیوی مسجد جانے کی اجازت مانگے تو انہیں مت روکو۔

تشریح:......امام بخاری رحمہ اللہ نے باب کا جو عنوان قائم فرمایا ہے کہ: ''مسجد میں جانے کے لئے عورت اپنے شوہر سے اجازت لے گی'' اس میں سبق ہے کہ عورت بغیر اجازت کے مسجد نہ جائے بلکہ شوہر سے اجازت لے کر جائے۔

(۲): اللہ تعالی کی بندیوں کو مسجدوں سے نہ روکو، الا یہ کہ وہ میلی کچیلی ہوں

(۱۸)......عن ابی هریرة رضی الله عنه : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : لا تمنعوا اماء الله مساجد الله ، ولکن لِیَخرُجن وهن تَفِلات۔

(ابوداؤد، باب ما جاء فی خروج النساء الی المسجد ، رقم الحدیث:۵۶۳)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالی کی بندیوں کو اللہ تعالی کی مسجدوں سے نہ روکو، لیکن وہ ایسی حالت میں جائیں کہ میلی کچیلی ہوں۔

تشریح:......تفلات کے معنی یہ ہیں کہ خوشبو لگائے ہوئے نہ ہوں۔ اور خوشبو کے حکم میں وہ

تمام چیزیں شامل ہیں جو خواہشات نفسانی کو حرکت میں لانے والی ہیں، جیسے عمدہ لباس اور وہ زیور جس کے آثار ظاہر ہوں اور پر تکلف زینت۔ (عون المعبود ص۲۰۶ ج۲)

(۳)......عورت جب نماز کے لئے نکلے تو ہرگز خوشبو نہ لگائے

(۱۹)......عن زينب الثقفية رضى الله عنها : عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال : اذا شهدتْ احداكنّ العشاء فلا تَطَيَّب تلک الليلة۔

(مسلم، باب خروج النساء الى المساجد اذا لم يترتب عليه الفتنة ، الخ ، رقم الحديث:۴۴۳)

ترجمہ:......حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے (ہم عورتوں سے) فرمایا: جب تم میں سے کوئی عورت عشاء کی نماز کے لئے جائے تو اس رات خوشبو نہ لگائے۔

(۲۰)......عن زينب امرأة عبد الله رضى الله عنهما قالت : قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا شهدت احداكن المسجد فلا تمسّ طيبا۔

(مسلم، باب خروج النساء الى المساجد اذا لم يترتب عليه الفتنة ، الخ ، رقم الحديث:۴۴۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے (ہم عورتوں سے) فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد آئے تو خوشبو نہ لگائے۔

(۲۱)......عن ابى هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ايّما امرأة اصابت بخورا فلا تشهد معنا العشاء الآخرة۔

(مسلم، باب خروج النساء الى المساجد اذا لم يترتب عليه الفتنة ، الخ ، رقم الحديث:۴۴۴)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر وہ عورت جو خوشبو کی دھونی لے وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک نہ ہو۔

عورت کی عطر کی خوشبو لوگوں تک پہنچے تو یہ عورت گویا زانیہ ہے

(۲۲)......عن ابی موسی الاشعری رضی الله عنه : عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : ایما امرأة استعطرت فمرت علی قوم لیجدوا ریحها ' فهی زانیة ' وکل عین زانیة۔

(صحیح ابن خزیمہ ص۸۱۲ ج ۲، باب الامر بخروج النساء الی المساجد تفلات ، رقم الحدیث:۱۶۸۱)

ترجمہ:......حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو عورت عطر لگا کر نکلے اور اس کا کسی قوم (لوگوں) پر گذر ہو اور وہ اس کی خوشبو پالیں تو یہ عورت زانیہ ہے، اور ہر آنکھ کا (غیر محرم کو) دیکھنا زنا ہے۔

جو عورت خوشبو لگا کر مسجد کی طرف نکلے اس کی کوئی نماز بھی قبول نہ ہوگی

(۲۳)......انّ ابا هریرة رضی الله عنه لقی امرأة متطیبة ترید المسجد ، فقال : یا امة الجبار ! این تریدین ؟ قالت : المسجد ، قال : وله تطیبت ؟ قالت : نعم ، قال : فانّی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : ایّما امرأة تطیبَتُ ' ثم خرجَتُ الی المسجد ' لم تُقبل لها صلوة حتی تغسل۔

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک عورت آئی جو خوشبو لگا کر مسجد جا رہی تھی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے جبار کی بندی! کہاں جانے کا ارادہ کر رہی ہو؟ کہنے لگی مسجد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد (میں جانے) کے لئے ہی خوشبو لگائی؟ کہنے لگی: جی ہاں، فرمایا: میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جو عورت بھی خوشبو لگا کر مسجد کی طرف نکلے اس کی کوئی نماز بھی قبول نہ ہوگی یہاں تک کہ

نہائے (اورخوشبوکوزائل کردے)۔(ابن ماجہ، باب فتنة النساء ، رقم الحديث:۴۰۰۲)

شوہرکوچاہئے کہ عورت کورات میں اجازت دےتا کہ پردہ کااہتمام ہو

(۲۴)......عن ابن عمر رضی الله عنهما : عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : اذا استأذنکم نساءُ کم باللیل الی المسجد فائذنوا لهنّ۔

(بخاری، باب خروج النساء الی المسجد باللیل والغلس ، رقم الحدیث:۸۶۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمررضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگرتمہاری عورتیں رات میں تم سے مسجد جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اس کی اجازت دے دیا کرو۔

(۴):......مرداورعورتوں کےدروازےعلیحدہ ہوں

(۲۵)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لو ترکنا هذا الباب للنساء ، قال نافع رحمه الله : فلم یدخل منه ابن عمر رضی الله عنهما حتی مات۔

(ابوداؤد، باب : فی اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال ، رقم الحدیث:۴۶۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمررضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے (مسجدنبوی کےایک دروازے کی طرف اشارہ کرکے) فرمایا: ہم اس دروازےکوعورتوں کے لئے چھوڑ دیں تو بہتر ہے۔حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس کے بعد وفات تک حضرت عبداللہ بن عمررضی اللہ عنہما اس دروازہ سے(مسجدمیں) داخل نہیں ہوئے۔

(۲۶)......عن نافع قال : ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه کان ینهی ان یدخل من باب النساء۔(ابوداؤد، باب : فی اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال ، رقم الحدیث:۴۶۲)

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مردوں کو) باب النساء سے ہو کر (مسجد میں) جانے سے منع فرماتے تھے۔

(۵)......مردوں سے اختلاط نہ ہو

آپ ﷺ کے زمانہ میں عورتیں فرض نماز کے بعد فوراً اٹھ جاتی تھیں

(۲۷)......حدثتنی هند بنت الحارث : ان ام سلمة رضی الله عنها زوج النبی الله صلی الله علیه وسلم اخبرتها : ان النساء فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم کنّ اذا سلّمن من المکتوبة قُمن ، و ثبت رسول الله صلی الله علیه وسلم ومن صلی من الرجال ما شاء الله ، فاذا قام رسول الله صلی الله علیه وسلم قام الرجال۔

(بخاری، باب خروج النساء الی المساجد باللیل والغلس ، رقم الحدیث:۸۶۶)

ترجمہ:...... ہند بنت حارث رحمہا اللہ نے خبر دی کہ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتلایا کہ: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عورتیں فرض نماز سے سلام پھیر کر فورا (باہر آنے کے لئے) اٹھ جاتی تھیں، رسول اللہ ﷺ اور جن مردوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، وہ جب تک اللہ تعالی چاہتے اپنی جگہ بیٹھے رہتے، پھر جب رسول اللہ ﷺ اٹھتے تو دوسرے حضرات بھی اٹھ جاتے تھے۔

(۲۸)......عن الزهری عن هند بنت الحارث عن ام سلمة رضی الله عنها قالت: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سلم قام النساء حین یقضی تسلیمه ، ویمکث هو فی مقامه یسیرا قبل ان یقوم ، قال : نری- والله اعلم- انّ ذلک کان لکی ینصرف النّساء قبل ان یُدرکهُنّ احدٌ من الرِّجال۔

(بخاری، باب صلوة النساء خلف الرجال ، رقم الحدیث:۸۷۰)

ترجمہ:......حضرت زہری‘ ہند بنت حارث رحمہما اللہ سے روایت فرماتے ہیں کہ: ان کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ: آپ ﷺ کے سلام پھیرتے ہی عورتیں اٹھ جاتی تھیں، اورآپ ﷺ تھوڑی دیر اپنی جگہ پر تشریف فرما رہتے تھے۔ حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: واللہ اعلم یہ اس لئے تھا تا کہ عورتیں کسی مردوں کو نہ پالیں، (یعنی کسی مرد سے اختلاط نہ ہوجائے)۔

(۶) عورتیں اپنا سر اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک کہ مرد بیٹھ نہ جائیں

(۲۹)......عن سهل رضى الله عنه قال : كان رجال يصلّون مع النبى صلى الله عليه وسلم عاقدى أُزُرِهم على اعناقهم كهيئة الصِّبيان ، وقال للنّساء : لا ترفَعُن رُؤوسكُنَّ حتى يستوىَ الرّجال جلوسا۔

(بخاری، باب اذا كان الثوب ضيقا ، رقم الحديث:۳۶۲۔ باب الثياب و شدِّها ' ومن ضمّ اليه الخ رقم الحديث:۸۱۴۔ باب اذا قيل للمصلى تقدم او انتظر فانتظر فلا بأس ، رقم الحديث:۱۲۱۵)

ترجمہ:......حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: بہت سے لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بچوں کی طرح اپنی گردنوں پر تہبند باندھ کر نماز پڑھتے تھے، اور عورتوں کو حکم تھا کہ: اپنے سروں کو (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک کہ مرد پوری طرح بیٹھ نہ جائیں۔

تشریح:......سردیوں میں عورتیں بچوں کو رومال کے دونوں کنارے مونڈھوں کے اوپر سے مخالف جانب سے نکال کر پیچھے گردن پر باندھتی ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اس طرح چادریں گردن پر باندھ کر نماز پڑھتے تھے۔ اگر کپڑا ایک ہو اور تنگ ہو اور اس میں نماز پڑھنی ہو تو باندھ کر پڑھنی چاہئے تا کہ کھلے نہ‘ کشف عورت نہ ہو۔ (تحفۃ القاری ص ۱۸۸ ج ۲)

(۷)......نماز کے بعد فوراً عورتیں اپنی چادروں میں لپٹ کر واپس ہوجاتی تھیں، اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا

(۳۰)......عن عمرة بنت عبد الرحمن ' عن عائشة رضى الله عنها قالت : ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليُصلى الصّبح فينصرف النّساء مُتلَفِّعاتٍ بمُروطهن ما يُعرَفُن من الغلس۔

(بخاری، باب خروج النساء الى المساجد بالليل والغلس ، رقم الحديث:۸۶۷/۵۷۸)

ترجمہ:......عمرہ بنت عبدالرحمٰن رحمہا اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھتے تو عورتیں اپنی چادروں میں لپٹ کر (اپنے گھروں کو) واپس ہوجاتی تھیں، اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔

تشریح:......ناظرین یہیں سے اس حکمت کو بھی معلوم کر سکتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ فجر کی نماز اندھیرے میں کیوں پڑھتے تھے، چونکہ آپ ﷺ کے زمانہ میں فجر کی نماز میں عورتیں بھی شریک ہوجایا کرتی تھیں، اس وجہ سے ان کی ستر پوشی اسی میں تھی کہ فجر اندھیرے میں ادا کی جائے، ورنہ نماز فجر کے لئے آپ ﷺ کا واضح ارشاد موجود ہے کہ اجالے میں نماز پڑھو، اس لئے کہ اس میں اجر زیادہ ہے۔ اس وقت نمازی بڑی تعداد میں شریک ہوسکتے ہیں، اور جماعت جتنی بڑی ہوگی، اس کا اجر بھی اتنا ہی بڑا ہوگا۔

(ارمغان حق ص۱۴۴ ج۲)

(۳۱)......عن عائشة رضى الله عنها : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلى الصبح بغلس ' فينصرفن نساء المؤمنين لا يُعرَفُن من الغلس– أو لا يعرف بعضهن بعضا –۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: آپ ﷺ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے، مسلمان عورتیں جب (نماز پڑھ کر) واپس ہوتیں تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا - یا یہ فرمایا کہ: عورتیں بعض کو پہچان نہیں سکتی تھیں -۔

(بخاری، باب سرعة انصراف النساء من الصبح و قلة مقامهن فی المسجد ، رقم الحدیث:۸۷۲)

عمر رضی اللہ عنہ کو عورت کے مسجد جانے پر غیرت آتی تھی اور مکروہ سمجھتے تھے

(۳۲)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : كانت امرأة لعمر رضی الله عنه تشهد صلاة الصبح و العشاء فی الجماعة فی المسجد ، فقيل لها ، لِمَ تَخرُجِين ؟ وقد تعلمين ان عمر رضی الله عنه يكره ذلك و يغار ؟ قالت : وما يمنعه ان ينهانی؟ قال : يمنعه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم : لا تمنعوا اماء الله مساجد الله۔ (بخاری، باب هل علی من لا يشهد الجمعة ، رقم الحديث:۹۰۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی عشاء اور فجر کی نماز کے لئے مسجد میں جاتی تھیں تو ان سے کہا گیا کہ: تم کیوں جاتی ہو؟ حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمہارے جانے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور انہیں غیرت آتی ہے، انہوں نے کہا: تو پھر مجھے منع کیوں نہیں فرما دیتے ؟ لوگوں نے کہا: منع کرنے سے انہیں آپ ﷺ کا ارشاد مانع ہوتا ہے کہ: اللہ کی بندیوں کو اللہ تعالی کی مسجدوں سے نہ روکو۔

(۸)...... بوڑھی عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتی تھیں

(۳۳)......عن سليمان بن ابی حثمة عن امه قالت : رأيت النساء القواعد يصلين مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فی المسجد۔

ترجمہ:......حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رحمہ اللہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ: وہ کہتی ہیں: میں نے بوڑھی عورتوں کو دیکھا کہ وہ مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتی تھیں۔ (مجمع الزوائد ص۱۱۹ ج۲، باب خروج النساء الی المساجد ، الخ ، رقم الحدیث:۲۱۱۰)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکال دیتے

(۳۴)......عن ابی عمر و الشیبانی انّه رأی عبد الله رضی الله عنه : یخرج النِساء من المسجد یوم الجمعة ، ویقول : اخرجن الی بیوتکنّ خیر لکنّ۔

(طبرانی کبیر ص۲۲۸ ج۳، باب من کره خروج النساء الی العیدین ، رقم الحدیث:۹۴۷۵۔ الترغیب و الترهیب ص۱۴۲ ج۱، ترغیب النساء فی الصلاة فی بیتهن ولزومها وترهیبهن من الخروج منها۔ مجمع الزوائد ص۱۵۷ ج۲، باب خروج النساء الی المساجد ، رقم الحدیث:۲۱۱۸)

ترجمہ:......حضرت ابوعبداللہ عمر وشیبانی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن دیکھا کہ آپ عورتوں کو مسجد سے نکال دیتے تھے، اور فرماتے: اپنے گھروں کو جاؤ، تمہارے گھر تمہارے لئے بہتر ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عورتوں کو کنکریاں مار کر مسجد سے نکال دیتے

(۳۵)......عن ابن عمر رضی الله عنهما : یقوم یحصب النساء یوم الجمعة یخرجهن من المسجد۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری ص۲۲۸ ج۳، باب خروج النساء الی المساجد ، تحت رقم الحدیث: ۸۶۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کے روز کھڑے ہو کر عورتوں کو کنکریاں مار کر مسجد سے نکال دیتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیویاں عیدین کے لئے نہیں نکلتی تھیں

(۳۶)......عن ابن عمر رضی الله عنهما : انه كان لا يخرج نساء ه فی العیدین۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۳۴ ج۴، باب من کرہ خروج النساء الی العیدین ، رقم الحدیث: ۵۸۴۵)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیویاں نماز عیدین کے لئے نہیں نکلتی تھیں۔

حضرت عروہ رحمہ اللہ عورتوں کو عیدین کے لئے نہیں جانے دیتے تھے

(۳۷)......عن هشام بن عروة عن ابيه رحمهما الله عنهما : انه كان لا يدع امرأة من اهله الى فطر ولا اضحى۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۳۴ ج۴، باب من کرہ خروج النساء الی العیدین ، رقم الحدیث: ۵۸۴۶)

ترجمہ:......حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ بن زبیر بن عوام رحمہم اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: وہ اپنے گھر کی کسی عورت کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے کے لئے نہیں جانے دیتے تھے۔

حضرت قاسم نوجوان عورتوں کو عیدین کے لئے نہیں جانے دیتے تھے

(۳۸)......عن عبد الرحمن بن قاسم قال : كان القاسم اشد شیء علی العواتق لا يدعهن يخرجن فی الفطر والاضحی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۳۴ ج۴، باب من کرہ خروج النساء الی العیدین ، رقم الحدیث: ۵۸۴۴)

ترجمہ:......حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر

صدیق (رضی اللہ عنہ) رحمہم اللہ نوجوان عورتوں کے بارے میں بہت سخت تھے کہ انہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں نہیں جانے دیتے تھے۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: عورتوں کو عیدین کے لئے جانا مکروہ ہے

(۳۹)......عن ابراهيم قال : يكره خروج النساء فى العيدين۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۳۴ ج۴، باب من كره خروج النساء الى العيدين ، رقم الحديث: ۵۸۴۴)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: عورتوں کو عیدین کی نمازوں کے لئے جانا مکروہ ہے۔

حرمین شریفین میں عورتوں کی نماز

(۴۰)......عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه انه كان يحلف ، فيبلغ فى اليمين : مامن مصلى للمرأة خير من بيتها الا فى حج أو عمرة ، الا امرأة قد يئست من البعولة وهى فى منقليها، قلت : ما منقليها ؟ قال : امرأة عجوز قد تقارب خطوها ، رواه الطبرانى ، ورجاله موثقون۔

(طبرانی کبیر ص۲۹۳ ج۹، باب من كره خروج النساء الى العيدين ، رقم الحديث:۹۴۷۳۔

مجمع الزوائد ص۱۵۶ ج۲، باب خروج النساء الى المساجد ، رقم الحديث:۲۱۱۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ قسم کھاتے تھے اور سخت قسم کی قسم کھاتے تھے کہ: عورت کے لئے اس کی کوٹھری سے بہتر اور افضل کوئی مسجد نہیں، مگر حج اور عمرہ میں سوائے اس عورت کے جو خاوند کی خواہش سے بے نیاز ہونے کی عمر تک پہنچ گئی ہو، اور اپنے منقلین میں ہو۔ راوی نے پوچھا کہ: منقلین میں ہونے سے کیا مراد ہے؟

فرمایا: ایسی بڑھیا کہ ضعفِ پیری کی وجہ سے اس کے قدم قریب قریب پڑنے لگیں۔

علامہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ نے مستقل باب قائم کیا ہے، جس کا عنوان یہ ہے کہ: مسجد نبوی میں اگر چہ نماز کی بہت فضیلت ہے، لیکن عورتوں کے لئے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے، اور افضلیت والی حدیث میں مرد مراد ہیں نہ کہ عورتیں۔

باب اختيار صلوة المرأة فى حجرتها على صلوتها فى دارها و صلوتها فى مسجد قومها على صلوتها فى مسجد النبى صلى الله عليه وسلم وان كانت صلوة فى مسجد النبى صلى الله عليه وسلم ' تعدل الف صلوة فى غيرها من المساجد ، والدليل على ان قوله : صلوة فى مسجدى هذا افضل من الف صلوة فيما سواه من المساجد ' اراد به صلوة الرجال دون صلوة النساء ، اخبرنا ابو طاهر ...... عن عبد الله بن سويد الانصارى عن امرأة ابن حيمد الساعدى انها جاء ت فقالت : يا رسول الله ! انى احب الصّلوة معك ، الخ۔

(صحیح ابن خزیمہ ص۸۱۵ ج۲، باب اختيار صلوة المرأة فى اشد مكان من بيتها ظلمة ، رقم الحديث: ۱٦۷۹)